۲۰ ربیع الآخر ۱۴۴۲ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 261)

گناہوں کی عادت کیسے ختم ہو؟

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

گناہوں کی عادت کیسے ختم ہو؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۱ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم: تُم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

گناہوں کی عادت کیسے ختم ہو؟

سُوال: معلوم ہونے کے باوجود گناہوں کی عادت کیسے ختم ہو سکتی ہے؟

جواب: ہمارے ہاں ایک تعداد ایسی ہے جسے معلوم ہوتا ہے کہ یہ گناہ ہے، پھر بھی گناہ کر رہے ہوتے ہیں۔ نماز فرض ہے،[3] نہیں پڑھیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے، لیکن پھر بھی ہماری اکثریت ایسی ہے جو نماز نہیں پڑھتی۔ بعض لوگ فجر میں سوئے رہتے ہیں اور کچھ لوگ کاروبار کی مصروفیت کے سبب دیگر نمازیں قضا کر کے پڑھتے ہیں یا بالکل پڑھتے ہی نہیں ہیں۔ یاد رہے! جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہ ہے۔[4] اس کے علاوہ اور بھی بہت سارے گناہ ہیں جو پتا ہونے کے باوجود لوگ کر رہے ہوتے ہیں، یہ غفلت اور اللّٰه پاک کے عذاب سے بے خوفی کی علامت ہے۔ یاد رکھیں! اللّٰه کا عذاب بڑا سخت ہے۔ عذابِ الٰہی ایسی چیز نہیں ہے کہ آدمی اس سے نڈر اور بے خوف رہے۔ کئی لوگوں کو گناہ کرتے ہوئے معلومات تو ہوتی ہے، لیکن گناہ کا احساس نہیں ہوتا۔ اگر انہیں نیکیوں کے فضائل اور گناہ کرنے کے

---

1. یہ رِسالہ ۲۰ رَبِیْعُ الْآخِر ۱۴۴۲ھ بمطابق 5 دسمبر 2020 کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبہ "ملفوظاتِ امیرِ اَہلِ سنّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)
2. معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن حسن بن علی، ۳/ ۸۲، حدیث: ۲۷۲۹۔
3. درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، ۲/ ۶۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۱۵۸۔

عذابات کی معلومات ہو تب بھی یہ ڈر ہے کہ اگر بُری صحبت ہوئی تو گناہوں کی رَغبت ملے گی۔ البتہ اگر اچّھی صحبت ہوئی تو گناہوں سے بچنے کی طرف رَغبت ہو گی، جیسے دعوتِ اسلامی ہمیں اچّھی صحبت فَراہم کرتی ہے۔ دعوتِ اسلامی میں کئی ایسے اَفراد ہیں جن کے بارے میں معلوم ہے کہ یہ پہلے کیا تھا اور اب کیا ہے! پہلے جمعہ نہیں پڑھتا تھا، اب مسجد میں نمازیں پڑھ رہا ہے۔ اسی طرح پہلے رمضان کے روزے نہیں رکھتا تھا، اب نفل روزے بھی رکھ رہا ہے۔ پہلے یہ فرض نماز نہیں پڑھتا تھا، اب رات کو اُٹھ کر تہجد بھی ادا کر رہا ہے۔ یہ سب دینی ماحول کی بَرَکتیں ہوتی ہیں، ورنہ اگر نمازی بھی ہو اور ماحول سے نکل کر اوباش لوگوں کی صحبت میں چلا جائے تو خطرہ ہے کہ نمازیں بھی چھوڑ بیٹھے۔ ”اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرَۃٌ“[1] یعنی صحبت اثر رکھتی ہے۔ اس لئے اچھی صحبت اختیار کریں اور دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں آجائیں، ہر مہینے سنّتیں سیکھنے سکھانے کے لئے مدنی قافلوں کے مسافر بنیں، اسی طرح ہر روز اپنے اعمال کا جائزہ لے کر ”نیک اعمال“ نامی رسالے کے خانے پُر کریں اور ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو جمع کروائیں۔ اس سے اِنْ شَآءَ اللہ نیکیوں پر استقامت ملے گی، آپ نیک بنیں گے، جوں جوں وقت گزرے گا گناہوں کا احساس شدت اختیار کرے گا اور پچھلے گناہوں سے توبہ نصیب ہو گی، لیکن یہ سب اسی وقت ہو سکے گا جب آپ کی صحبت اچھی ہو گی، کیونکہ

صحبت صالح ترا صالح کند　　　صحبت طالح ترا طالح کند

یعنی اچھوں کی صحبت تجھے اچھا کر دے گی اور بُروں کی صحبت تجھے بُرا کر دے گی۔

ایصالِ ثواب کے فوائد

سُوال: کیا ایصالِ ثواب کرنے سے مُردوں کو فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ اور جس نے ثواب پہنچایا کیا اسے بھی فائدہ ہوتا ہے؟ نیز ہمیں ایصالِ ثواب کا کس قدر اہتمام کرنا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: ایصالِ ثواب کی بہت سی بَرَکتیں اور فوائد احادیثِ مبارکہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ جن میں سے چند بیان کرتا ہوں۔ چنانچہ ”سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: قبر میں مُردے کا حال ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدت سے انتظار کرتا ہے کہ باپ، ماں، بھائی یا کسی دوست کی دُعا اس کو پہنچے اور جب اسے کسی

[1] ……تفسیر روح البیان، پ۵، النساء، تحت الآیۃ: ۵۷، ۲/۲۲۶۔

کی دُعا پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دُعا دُنیا وَمَافِیْہَا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس) سے بہتر ہوتی ہے، اللہ پاک قبر والوں کو ان کے زندہ متعلقین کی طرف سے ہَدِیَّہ (یعنی تحفہ) کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے۔ زندوں کا ہَدِیّہ مُردوں کے لئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔"(1)

کسی کے لئے دُعا کرنا بہت بڑا سہارا ہے، کیونکہ جس کے لئے دُعا یا ایصالِ ثواب کیا جائے اس کے لئے تو بھلائی ہے ہی، لیکن دوسری طرف جو ایصالِ ثواب کر رہا ہے اس کے لئے بھی بڑا اجر ہے۔ جیسے ایک روایت ہے: "جو کوئی تمام مؤمن مَردوں اور عورَتوں کیلئے دعائے مغفرت کرتا ہے اللہ پاک اُس کے لئے ہر مؤمن مرد و عورت کے عِوَض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔"(2) لہٰذا اپنے زندوں کے لئے اور جو فوت شدہ ہیں ان کے لئے بھی دُعائے مغفرت کریں، اِنْ شَآءَ اللہ اس حدیثِ مبارکہ کے فضائل حاصل ہوں گے۔ ایصالِ ثواب کرنے کی تو اپنی ہی بَرَکتیں ہیں، ہم تو ابھی زندہ ہیں اور نیک اعمال کر کے ثواب کما سکتے ہیں، لیکن جو لوگ دنیا سے چلے گئے وہ عمل نہیں کر سکتے، انہیں ہماری دُعاؤں اور ایصالِ ثواب کا انتظار رہتا ہے۔ وہ بھی کتنے خوش نصیب ہیں جنہوں نے اپنے پیچھے دُعا کرنے والی نیک اولاد چھوڑی ہے، ورنہ آج کل نہ دُعا کرنی آتی ہے اور نہ ہی ایصالِ ثواب کرنا آتا ہے۔ یٰسٓ شریف پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں: "مولانا صاحب! ایصالِ ثواب کر دیں!" ہمیں بس کھانا، پیسے کمانا، گننا اور جمع کرنا آتا ہے۔ نہیں آتا تو نیکیاں کرنا نہیں آتا اور قرآنِ پاک پڑھنا نہیں آتا۔ بہت سے تو ایسے ہیں جنہیں بِسْمِ اللہ اور کلمۂ پاک بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا، بس جیسا بڑوں سے سنا تھا ویسا ہی پڑھتے آرہے ہیں۔ یہ سب کچھ سیکھنا چاہیے۔

ثواب کا نورانی لباس (حکایت)

ایصالِ ثواب بڑا مفید ہوتا ہے۔ جیسے "ایک بزرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: "کیا زندہ لوگوں کی دُعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟" اُنہوں نے جواب دیا: "ہاں اللہ پاک کی قسم! وہ نورانی لباس کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں۔"(3) ایک روایت میں ہے: "جب کوئی شخص مَیّت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو حضرتِ سَیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام

1 ...شعب الایمان، الخامس والخمسون، باب فی برّ الوالدین، فصل فی حفظ حقّ الوالدین بعد موتھما، ۶/ ۲۰۳، حدیث: ۷۹۰۵۔

2 ...مسند الشامیین، یعلٰی عن عبادۃ بن الصامت، ۳/ ۲۳۴، حدیث: ۲۱۵۵۔

3 ...شرح الصدور، باب ماینفع المیت فی قبرہ، ص ۳۰۵۔ موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب ذکر الموت، منامات الاموات، ۵/ ۴۹۶، رقم: ۳۱۰۔

اُسے نورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: "اے قبر والے! یہ ہدیّہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے، قبول کر!" یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔"[1] اسی طرح روایتوں میں یہ بھی آتا ہے کہ "جو قبرستان میں 11 بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھ کر مُردوں کو اس کا ایصالِ ثواب کرے تو مُردوں کی تعداد کے برابر ایصالِ ثواب کرنے والے کو اس کا اَجر ملے گا۔"[2] اب فرض کریں کہ میوہ شاہ قبرِستان (کراچی) میں ایک لاکھ مسلمان دَفن ہیں، کسی نے 11 بار سورۂ اخلاص پڑھ کر یہ دُعا مانگی کہ "یااللہ! میوہ شاہ قبرِستان میں جتنے مسلمان مدفون ہیں ان سب کو اس کا ثواب پہنچا۔" تو اس روایت کے مطابق اُسے قبرستان کے تمام مُردوں کے بَرابر ثواب ملے گا۔ ان روایات کے علاوہ اور بھی روایتیں مکتبۃ المدینہ کے رسالے "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ"[3] میں بیان کی گئی ہیں۔ ایصالِ ثواب کرنے کے لئے فاتحہ کا جو طریقہ رائج ہے اُس کے مطابق ایصالِ ثواب کرنا اچھی بات ہے، لیکن اگر کسی کو وہ طریقہ نہیں آتا ہو تو صرف دُعا کر دیں کہ "یااللہ! میں نے جو دُرُودِ پاک پڑھا اُس کا ثواب میرے مرحوم والدین کو عطا فرما" اِس سے بھی ایصالِ ثواب ہو جائے گا۔ اس کے لئے مولانا کے پاس جانا ضروری نہیں ہے۔

کس عمل کا ایصالِ ثواب ہو سکتا ہے؟

سُوال: کیا ایصالِ ثواب کے لئے کچھ پڑھنا ضروری ہے؟ یا پڑھنے کے علاوہ اور بھی کسی عمل کا ایصالِ ثواب ہو سکتا ہے؟

(نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: "ایصال" کا معنیٰ "پہنچانا" ہے اور "ایصالِ ثواب" کا مطلب "ثواب پہنچانا" ہے۔ اگر آپ نے بیان کیا تو اس کا ایصالِ ثواب کر سکتے ہیں کہ "یااللہ! میں نے جو بیان کیا اس کا ثواب میری خالہ جان کو عطا فرما!" یوں بیان کا ایصالِ ثواب ہو جائے گا۔ کسی کو چھینک آئی تو اس نے کہا: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" یوں سنّت ادا ہو گئی جس پر اسے ثواب ملے گا، تو اس کا بھی

---

1. معجم اوسط، بقیۃ من اسمہ محمد، ۵/ ۳۷، حدیث: ۶۵۰۴۔
2. جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیم، ۷/ ۲۸۵، حدیث: ۲۳۱۵۲۔
3. "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" یہ رِسالہ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف ہے جس کے 28 صفحات ہیں۔ اِس رِسالے میں فاتحہ اور ایصالِ ثواب کے مختلف طریقوں کے ساتھ ساتھ ایصالِ ثواب کے فضائل، ترغیبات اور حکایات بھی موجود ہیں۔ مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیا جا سکتا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کسی کو پانی پلایا یا کھانا کھلایا، سب کا ایصالِ ثواب ہو سکتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا سَعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بارگاہِ رِسالت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے، میں اُن کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتا ہوں، کون سا صدقہ افضل رہے گا؟ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”پانی۔“ چنانچہ انہوں نے ایک کُنواں کھدوایا اور کہا: ”یہ اُمِّ سَعد کے لئے ہے۔“[1] یعنی یہ میری ماں کے ایصالِ ثواب کے لئے ہے۔ ہم بھی اپنے کھانے وغیرہ کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ ”یہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیاز ہے“ یا ”یہ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی نیاز ہے“ تو اس کے بھی یہی معنیٰ ہوتے ہیں کہ یہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ایصالِ ثواب کا کھانا ہے۔ پانی کا ایصالِ ثواب بھی ہو سکتا ہے، کسی کو کپڑے پہنائے یا کپڑے تحفے میں دیئے یا کچھ اور جیسے قلم یا کتاب تحفے میں دی تو اس پر ملنے والا ثواب، بلکہ ہر وہ چیز جو نیکی ہو اس کا ثواب پہنچایا جا سکتا ہے۔[2]

مُردے ایک سال تک ثواب تقسیم کرتے رہے (حکایت)

حضرتِ سَیِّدُنا حمّاد مکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں ایک رات مکۂ مکرمہ کے قبرستان میں سو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ قبر والے حلقہ در حلقہ کھڑے ہیں، میں نے ان سے اِستفسار کیا کہ ”کیا قیامت قائم ہو گئی ہے؟“ اُنہوں نے کہا: ”نہیں، دراصل بات یہ ہے کہ ایک مسلمان بھائی نے سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھ کر ہمیں ایصالِ ثواب کیا تھا، ہم ایک سال سے وہ ثواب تقسیم کر رہے ہیں۔“[3] سُبْحٰنَ اللہ! سورۂ اخلاص کا کتنا بڑا ثواب ہے کہ ایک سال تک تقسیم کرتے رہے۔ ایصالِ ثواب کرنا مشکل کام نہیں ہوتا، لیکن جو لوگ دنیا سے چلے جاتے ہیں وہی اِس کی قدر جانتے ہیں، لہٰذا ہمیں اپنے مرحومین کے لئے رونے دھونے کے بجائے اُنہیں ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے۔

عالَمِ برزخ میں انسان کے ساتھ کیا معاملات ہوتے ہیں؟

سُوال: حساب و کتاب تو حشر میں ہو گا، پھر قبر میں انسان کے ساتھ کیا معاملات ہوں گے؟

---

1 ...... ابو داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، ۲/۱۸۰، حدیث: ۱۶۸۱۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۷/۲۵۰ ماخوذاً۔

3 ...... مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجنائز، باب دفن المیت، الفصل الثالث، ۴/۱۹۸، تحت الحدیث: ۱۷۱۷۔ مشیخۃ الکبریٰ، ۳/۱۳۶۳، رقم: ۷۰۷۔

جواب: انسان مختلف اَدوار میں رہتا ہے، ماں کے پیٹ میں آنے سے پہلے عالمِ اَرواح میں رہا، پھر ماں کے پیٹ میں رہا اور اس کے بعد دنیا میں آیا، پھر جب وہ فوت ہو گیا تو اب اس کا ایک نیا دَور شروع ہو گیا جس کا نام بَرزخ ہے۔ بَرزخ کا معنیٰ آڑ ہے۔ مرنے کے بعد ہر شخص عالمِ بَرزخ میں ہوتا ہے، چاہے قبر میں ہو، سمندر میں ہو، کسی جانور کے پیٹ میں ہو یا کسی بھی جگہ ہو۔[1] عالمِ بَرزخ میں ثواب و عذاب دونوں ہیں، جس پر اللہ پاک کا کرم ہوا اور اس کے لئے جنت کی کھڑکی کھل گئی تو اس کی قبر جنت کا باغ بن جائے گی جہاں وہ بڑے سکون اور چین سے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں میں گُم رہے گا۔ جبکہ جو بدنصیب بے نمازی ہو، گالیاں بکتا ہو، جھوٹ، غیبت، چغلی کرنا اُس کا معمول ہو اور وہ اِس حال میں مرے کہ اللہ پاک اُس سے ناراض ہو تو اُس پر جہنّم کی کھڑکی کُھلے گی اور اُسے قبر میں عذاب دیا جائے گا، نیز سانپ بچھو اس سے لپٹے ہوئے ہوں گے، ہم اللہ کریم سے ہر طرح کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔ قبر میں ملنے والا ثواب و عذاب ہم زندوں کو نظر نہیں آتا۔ اسے یوں سمجھ سکتے ہیں کہ ایک جاگتے ہوئے شخص کے سامنے دو افراد سو رہے ہوں اور ان میں سے ایک خواب میں کسی پارک میں پہنچا ہوا ہو اور مزے سے جُھولے کھا رہا ہو، جبکہ اس کے بَرعکس دُوسرا شخص خواب میں دیکھے کہ اُسے کچھ لوگوں نے پکڑ لیا ہے اور چُھریاں گھونپ رہے ہیں، تو اب ان دونوں سوئے ہوئے افراد کے ساتھ خواب میں جو بھی کچھ ہوا وہ اس جاگے ہوئے شخص کو نظر نہیں آئے گا۔ اسی طرح بَرزخ میں بھی ثواب و عذاب کے معاملات ہو رہے ہوتے ہیں، لیکن ہمیں نظر نہیں آتے۔ بعض اَوقات قبریں کُھل جاتی ہیں جن میں یا تو صحیح سلامت لاش ملتی ہے یا پھر ٹوٹی پھوٹی ہڈیاں نکلتی ہیں، تب بھی ہمیں ثواب یا عذاب میں سے کچھ نظر نہیں آتا، حالانکہ ان کے ساتھ وہ معاملات ہو رہے ہوتے ہیں جن کے وہ حق دار تھے۔ یاد رکھیں! عذابِ قبر حق ہے۔[2] ایصالِ ثواب کرنے کی بَرَکت سے قبر میں ہونے والا عذاب اُٹھ جاتا ہے۔

(اس موقع پر مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرعونیوں کے حوالے سے عذابِ قبر کا تذکرہ

---

1 ...... نزہۃ القاری، ۲/ ۸۶۲۔

2 ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی عذاب القبر، ۱/ ۴۶۳، حدیث: ۱۳۷۲۔

فرمایا ہے: ﴿اَلنَّارُ یُعْرَضُوْنَ عَلَیْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِیًّا ۚ وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۫ اَدْخِلُوْۤا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۝﴾[1] (ترجمۂ کنزالایمان: آگ جس پر صبح و شام پیش کئے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی حکم ہوگا فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو)۔ فرعونیوں کو جو صبح وشام آگ پر پیش کیا جاتا ہے یہ ان کے ساتھ قبر میں ہوتا ہے اور یہ پہلا عذاب ہے، جبکہ دوسرا عذاب قیامت کے دن ہوگا اور پہلے سے سخت تر ہوگا۔[2]

کیا ٹوٹے ہوئے برتن میں کھانا اولیا کی سنّت ہے؟

سُوال: کیا ٹوٹے ہوئے برتنوں میں کھانا پینا اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ کی سنّت ہے؟

جواب: ٹوٹے ہوئے برتن میں کھانے کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر اُس جگہ سے کھایا پیا جہاں سے برتن ٹوٹا ہوا ہے تو مکروہ یعنی ناپسندیدہ کام ہے، اِس سے بچنا چاہیے۔ ہاں! اگر ٹوٹے ہوئے حصے سے نہیں کھایا پیا تو کوئی حَرَج نہیں۔ برتن کے ٹوٹے ہوئے ہونے کی دوسری صورت یہ ہے کہ برتن کے درمیان میں دراڑ پڑی ہوئی ہو تو ایسے برتن میں بھی کھانا پینا مکروہ ہے اور اس سے بھی بچنا چاہیے،[3] کیونکہ ایسے برتن میں میل کچیل بھر جاتی ہے جس کی وجہ سے ہماری صحت خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے اور اسلام کو ہماری صحت عزیز ہے۔ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے پاس اگر ٹوٹا ہوا برتن آیا بھی ہوگا تو انہوں نے ٹوٹے ہوئے حصے سے استعمال نہیں کیا ہوگا، بلکہ برتن جہاں سے ٹوٹا ہوا نہیں ہوگا وہاں سے استعمال کیا ہوگا۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ”ٹوٹے ہوئے برتن میں کھانا پینا اولیائے کرام کی سنت ہے۔“ بلکہ حدیثِ پاک میں بھی ٹوٹے پھوٹے برتنوں میں کھانے پینے سے منع کیا گیا ہے[4] اور اولیائے کرام حدیثوں پر عمل نہیں کریں گے تو کون کرے گا!!

محشر میں زمین تانبے کی ہوگی تو انسان زندہ کیسے رہے گا؟

سُوال: سُنا ہے کہ ”بروزِ قیامت زمین تانبے کی ہوگی۔“ اس سے کیا مراد ہے؟ اگر زمین تانبے کی ہو تو انسان کھڑا نہیں

---

1. پ۲۴، المؤمن: ۴۶۔
2. نزہۃ القاری، ۲/ ۸۶۲۔
3. سنی بہشتی زیور، ص ۶۰۴۔
4. ابوداؤد، کتاب الاشربۃ، باب فی الشرب من ثلمۃ القدح، ۳/ ۴۷۳، حدیث: ۳۷۲۲۔

ہو سکے گا، تانبا تو جلدی گرم ہو جاتا ہے۔

جواب: قیامت میں زمین تانبے کی ہو گی،[1] یہ بھی ایک قول ہے۔ بہر حال زمین جیسی بھی ہو گی اس پر کھڑے ہوئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہو گا، یہ سب اللہ پاک کی قدرت ہے۔ جہنم میں لوگ جلیں گے، جہنم کی آگ تو اتنی خطرناک ہے کہ اگر جہنم کو سوئی کی نوک کے برابر بھی کھول دیا جائے تو دنیا میں جتنی مخلوق ہے وہ سب اس کی تپش سے ہی مر جائے،[2] لیکن جن لوگوں کو جہنم میں عذاب دیا جائے گا وہ اللہ پاک کی قدرت سے جہنم میں زندہ رہیں گے اور انہیں موت نہیں آئے گی۔[3] یہ باتیں ہمیں معلوم ہیں، اس کے باوجود ہم گناہ کئے جا رہے ہیں۔ "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ" اے اللہ! ہمیں جہنم کی آگ سے بچا۔

قیامت کے دن زمین تانبے کی ہونے کے باوجود اللہ پاک کی قدرت سے لوگ اس پر کھڑے رہیں گے اور زندہ بھی رہیں گے، جسموں سے پسینہ بہہ رہا ہو گا، کسی کا پسینہ ٹخنوں تک، کسی کا گھٹنوں تک، کسی کا کمر تک اور کوئی تو پورا ہی پسینے میں ڈوبا ہوا ہو گا،[4] شدت کی گرمی ہو گی اور سورج ایک میل کے فاصلے پر ہو گا۔[5] پھر یہ میل کون سا ہو گا؟ بہارِ شریعت[6] میں ہے: اس حدیثِ پاک کے راوی کہتے ہیں کہ "معلوم نہیں، میل سے مراد سُرمہ کی سلائی ہے یا میلِ مُسَافت۔"[7] اگر سوا میل ہو تب بھی برداشت نہیں ہو گا، کیونکہ اِس وقت جبکہ سورج کی پیٹھ ہماری طرف ہے تو ایسی گرمی ہوتی ہے کہ ہماری چیخیں نکل جاتی ہیں، بلکہ بعض اوقات تو لاشیں بھی گر جاتی ہیں اور جب سورج ایک میل پر ہو گا،

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/ ۷۱۷۔

2 ... معجم اوسط، من اسمہ ابراھیم، ۲/ ۷۸، حدیث: ۲۵۸۳۔

3 ... مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمھا واھلھا، باب النار یدخلھا الجبارون والجنة یدخلھا الضعفاء، ص ۱۱۶۹، حدیث: ۷۱۸۱۔

4 ... مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمھا واھلھا، باب فی صفة یوم القیامة، ص ۱۱۷۳، حدیث: ۷۲۰۶۔

5 ... مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمھا واھلھا، باب فی صفة یوم القیامة، ص ۱۱۷۳، حدیث: ۷۲۰۶۔

6 ... "بہارِ شریعت" حضرتِ مولانا مُفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی شاندار تصنیف ہے۔ اِس کتاب میں عقائد، طہارت، عبادات، مُعاملات اور روز مرّہ کے عام مسائل شامل ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے شعبۂ تصنیف و تالیف "اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ" کے مَدَنی عُلَما نے سالوں محنت کر کے اِس کی تخریج کی ہے اور مکتبۃ المدینہ نے اِسے بہت خُوبصورت انداز میں 6 جلدوں میں شائع کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

7 ... بہارِ شریعت، ۱/ ۱۳۳، حصہ ۱۔

سورج کی پیٹھ نہیں، بلکہ سورج کا اگلا رُخ ہماری طرف ہو گا تو اس وقت کی گرمی کا عالم کیا ہو گا!! اس وقت زندہ رہنا ناممکن ہو گا، لیکن یہ اللہ کی قدرت ہو گی کہ سب زندہ رہیں گے۔ اس دن بعض خوش نصیب ایسے بھی ہوں گے جنہیں سورج کی گرمی سے کچھ تکلیف نہیں ہو گی۔[1] اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه دعا فرماتے ہیں:

یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن

دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو (حدائقِ بخشش)

اس آگ برساتی گرمی میں جس خوش نصیب کو دامنِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ٹھنڈی ہوا کا سہارا مل جائے گا تو سورج کی کیا مجال کہ اُسے آنکھ اٹھا کر بھی دیکھ لے! یہ کرم جن پر ہو گا انہیں گرمی کا پتا بھی نہیں چلے گا۔ قیامت کا دن 50 ہزار سال کا ہے،[2] لیکن جس مسلمان پر رب کا کرم ہو گا تو اس کے لئے عصر اور مغرب کے درمیان جتنا وقت ہوتا ہے اس کے برابر قیامت کا دن ہو گا[3] اور انہیں کسی طرح کی تکلیف بھی نہیں ہو گی۔ جبکہ غیر مسلم سخت اَذِیّت میں ہوں گے اور جو گناہ گار مسلمان ہوں گے وہ اپنے گناہوں کے حساب کی وجہ سے تکلیف میں ہوں گے۔ ہم سب کو اللہ کے کرم سے امید رکھنی چاہیے اور اپنی نیکیوں پر پھولنا نہیں چاہیے۔ قیامت کے دن جس پر اللہ کی رحمت ہو گی وہی بچے گا۔ آیتِ مبارکہ میں ہے: ﴿وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝﴾[4] (ترجمۂ کنز الایمان: اور آج الگ پھٹ جاؤ اے مجرمو!)۔ حضرتِ سَیِّدُنا آدم عَلَيْهِ السَّلَام کو حکم ہو گا کہ اپنی اولاد میں سے جنتیوں اور جہنمیوں کو الگ الگ کرو تو ایک ہزار میں سے 999 مجرموں کی صف میں جائیں گے، جبکہ صرف ایک آدمی جنتیوں کی صف میں جائے گا۔[5] کیسا وقت ہو گا! اس وقت ہمارا کیا بنے گا!! ہم اپنی کیفیات اور اپنے کردار کو بخوبی جانتے ہیں کہ ہم کتنے پانی میں ہیں! ہم کتنی گڑبڑ کرتے ہیں! نمازیں صحیح نہیں پڑھتے، قرآنِ کریم صحیح پڑھنا نہیں آتا۔

---

1 ...مصنف عبد الرزاق، کتاب العلم، باب قیام الساعة، ۱۰/۳۳۸، رقم: ۲۱۰۱۴۔

2 ...پ۲۹، المعارج: ۴۔

3 ...شعب الایمان، باب فی حشر الناس بعد ما یبعثون من قبورھم، فصل فی صفة یوم القیامة، ۱/۳۲۵، حدیث: ۳۶۲۔

4 ...پ۲۳، یٰسٓ: ۵۹۔

5 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب قوله عزوجل: اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِیْمٌ، ۴/۲۵۴، حدیث: ۶۵۳۰۔

روزے کے ضروری مسائل معلوم نہ ہونے کا نقصان

ہم روزے رکھتے ہیں تو صحیح معلومات نہیں ہوتی، کتنے لوگ اپنا روزہ توڑ دیتے ہیں، انہیں پتا ہی نہیں ہوتا کہ فجر کی اذانیں ہو رہی ہوتی ہیں اور وہ کھا پی رہے ہوتے ہیں، شہروں میں مساجد دور دور ہوتی ہیں اور بیرونِ ملک میں تو ہوتی نہیں ہیں یا اگر ہوتی ہیں تو چار دیواری میں ہوتی ہیں جہاں کی اذان کا پتا نہیں چلتا۔ پھر یہاں کراچی میں بھی بڑے بڑے پلازے ہیں جہاں اذان کی آواز نہیں پہنچ سکتی۔ ویسے بھی اذان کا تعلق نماز سے ہے، نہ کہ روزے سے۔ روزے کا تعلق وقت سے ہے جب صبحِ صادق ہو جائے تو روزہ بند کرنا ہو گا، اس کے بعد کھانا پینا نہیں کر سکتے۔ آخر میں پانی پی کر روزہ بند کرنا بالکل ضروری نہیں، یہ سب بے احتیاطیاں معلومات نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کھاتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابھی فلاں مسجد کی اذان باقی ہے، اس طرح ان کا بھی روزہ نہیں ہوتا جبکہ اذان صبحِ صادق کے بعد ہو رہی ہو۔ سنّت اذان کا وقت ہی صبحِ صادق کے بعد ہے،[1] اس سے پہلے سنّت اذان ادا نہیں ہو گی۔ اللہ کریم علمِ دین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

”فیضانِ نماز کورس“ کرنے کے فوائد

دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں مختلف کورسز کروائے جاتے ہیں جن میں سے ایک ”فیضانِ نماز کورس“ بھی ہے جو صرف سات دن کا ہوتا ہے، یہ کورس کر لیں گے تو آپ کو پتا چل جائے گا کہ نماز کیسے پڑھتے ہیں۔ اگرچہ سات دن میں پوری نماز نہیں آئے گی، لیکن نماز کے بہت سارے ایسے مسائل جو آپ کو پہلے پتا نہیں تھے ان کی معلومات حاصل ہو گی اور نماز کی بہت سی غلطیاں دور ہو جائیں گی۔ اللہ پاک کے لئے وقت نکالیں اور اپنی آخرت کی بھلائی کریں۔ ہم دنیا میں بُوائی کر رہے ہیں، یہاں جو بوئیں گے قیامت میں اسے کاٹیں گے۔ اگر نیکیاں بوئیں گے تو آخرت میں اس کا پھل ملے گا اور اگر گناہ بوئیں گے تو آخرت میں گناہوں کا صلہ ملے گا، اس لئے نیکیاں کمائیں، نمازیں پڑھیں، ماں باپ کی فرماں برداری کریں، رشتے داروں، پڑوسیوں، دوستوں اور عام لوگوں سے بھی حُسنِ اخلاق سے پیش آئیں، ہر ایک کے ساتھ حسنِ

---

[1] ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الاذان، مطلب فی اذان الجوق، ۲/۶۲ ماخوذاً۔

سُلوک کریں، اڑے، اوئے، منہ توڑ دوں گا، مجھے جانتا ہے میں کون ہوں! یا ان جیسے جملے کہنے سے بچیں، کیونکہ موت کا تھپڑ پڑے گا تو پتا چل جائے گا کہ آپ کون ہو! موت نے بڑوں بڑوں کو سلا دیا، بڑے بڑے پہلوانوں کو چاروں خانے چِت کر کے رکھ دیا۔ موت ہر ایک کو آنی ہے اس لئے پھوں پھاں نہ کریں، "میں میں" نہ کریں اور اپنے مال یا سرمائے پر نہ اِترائیں کہ میری تو پولیس کے ساتھ بڑی جان پہچان ہے، فلاں سیاسی لیڈر کے ساتھ گھر جیسے تعلقات ہیں، فوج کے فلاں اَفسر کو جب گھر بلاؤں، آجاتا ہے۔ میں یوں کر دوں گا ایسا کر دوں گا، ویسا کر دوں گا۔ ارے بھائی! آپ کچھ نہیں کر سکتے!!

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے	وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

ظلم قیامت کا اندھیرا ہے۔[1] مرنے کے بعد آپ کی اپروچ (Approach)، آپ کی Source، آپ کی دولت اور بینک بیلنس کچھ کام نہیں آئے گا۔ اگر میری بات پر یقین نہیں آتا تو مر کر آزمالیں، ورنہ مرنے سے پہلے ہی سدھر جائیں۔ کسی پر ظلم نہ کریں، البتہ مظلوم بننے میں حرج نہیں ہے۔

کیا اب شریف بن کر رہنے کا زمانہ نہیں!!

سُوال: آج کل لوگ کہتے ہیں کہ دب کر اور شریف بن کر رہنے کا زمانہ نہیں ہے" آپ کیا فرماتے ہیں؟[2]

جواب: ایسا نہیں ہے، بلکہ شریف بن کر رہنے کا زمانہ تو اب ہے، کیونکہ جتنا ظلم اس دَور میں ہے اتنا پہلے نہیں تھا۔ آپ شریف بنیں، کیونکہ مظلوم کی تو قیامت میں چاندی ہے۔[3] قیامت کے دن مظلوم ہیرو ہوگا اور ظالم پھنسا ہوا ہوگا۔ مظلوم کا ہاتھ ظالم کے گریبان پر ہوگا۔ مظلوم قیامت کے دن ظالم کی نیکیاں لے گا،[4] اس لئے ظالم بننے کے مقابلے میں مظلوم بننے میں عافیت ہے۔ ہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ظالم بنیں اور اس سے بھی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم پر کوئی ظلم کرے یا مارے یا ستائے، اللہ پاک ہمیں عافیت عطا فرمائے، کیونکہ ہم سے ظلم بھی برداشت نہیں ہو سکتا، ہم بے صبری اور گلے

---

1 ...... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص۱۰۶۹، حدیث:۶۵۷۶۔

2 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت)

3 ...... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص۱۰۶۹، حدیث:۶۵۷۹ ماخوذاً۔

4 ...... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص۱۰۶۹، حدیث:۶۵۷۹۔

شکوے کرنے میں لگ جائیں گے۔ کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ جو بندہ مظلوم ہوتا ہے وہ خود ظالم بھی ہوتا ہے کہ اسے کوئی دبا رہا ہوتا ہے اور یہ کسی کو دبا رہا ہوتا ہے۔ کسی کی جیب کٹ گئی تو وہ مظلوم ہوتا ہے، لیکن اگر اس کی جیب میں ایسی رقم ہو جو اس نے کسی کو دھوکا دے کر حاصل کی ہو تو یوں یہ ظالم بھی ہو گا اور مظلوم بھی ہو گا، اس لئے ہمیں بس اللہ پاک اور اس کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرماں برداری میں زندگی گزارنی ہے اور اس فرماں برداری کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ ہمیں ایک دن مرنا پڑے گا، موت ضرور آئے گی، ہم اس سے بچ نہیں سکتے، کیونکہ جو پیدا ہو گیا اسے موت ضرور آئے گی، یہ ایسے ہی ہے جیسے کسی نے مچھلی پکڑنے کے لئے ڈور ڈالی اور مچھلی نے کانٹا نگل لیا، اب اس نے ڈور ڈھیلی چھوڑی کہ جتنا اچھل کود کرنا ہے کر لے، پھر جیسے ہی وہ ڈور کھینچے گا مچھلی اس کے پاس چلی جائے گی، ایسے ہی ہم نے پیدا ہو کر موت کا کانٹا نگل لیا ہے، اب جس دن ربِّ کریم کی طرف سے ڈور کھنچے گی تو کہیں بھی نہیں جا سکیں گے، قبر میں ہی جانا ہو گا۔ جب یہ یقینی اور اٹل معاملات ہیں تو ہم ایسی نادانیاں کیوں کریں اور اللہ پاک اور اس کے رسول کی نافرمانیاں کر کے، انہیں ناراض کر کے دنیا سے کیوں جائیں!! ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اس دنیا سے اللہ اور اس کے رسول کو راضی کر کے جائیں۔ اللہ پاک کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ اگر ہم اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں گے اور گناہوں سے بچیں گے تو ربِّ کریم ضرور کرم فرمائے گا اور ہمیں جنت الفردوس میں داخلہ نصیب کرے گا۔

فوت شدہ مسلمان کو بُرائی کے ساتھ یاد کرنا کیسا؟

سُوال: یہ بات کہاں تک درست ہے کہ فوت شدہ مسلمان کو برائیوں کے ساتھ یاد نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اچھائیوں کے ساتھ یاد کرنا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: حدیثِ پاک میں یہ مضمون موجود ہے کہ مسلمان اپنے مُردوں کو بھلائی کے ساتھ یاد کریں۔[1] بعض لوگ تو مردے کی غیبت تک کر دیتے ہیں، حالانکہ مردے کی غیبت زندہ آدمی کی غیبت کے مقابلے میں زیادہ خطرناک ہے، کیونکہ زندہ آدمی کی غیبت کرنے کی صورت میں اس سے معافی مانگ کر صلح کی جا سکتی ہے، لیکن مردہ دارُ العمل سے

[1] ...نسائی، کتاب الجنائز، باب النھی عن ذکر الھلکی الا بخیر، ص۳۲۸، حدیث:۱۹۳۲۔

دارُالجزا میں جاچکا ہوتا ہے اور اس سے معافی مانگنا ممکن نہیں ہوتا۔ جو مسلمان فوت ہو جائے اس کے لئے بس دعائے مغفرت کی جائے اور اس کا بُرا تذکرہ نہ کیا جائے۔ رہی بات زندہ انسان کی تو زندہ کی غیبت بھی کیوں کی جائے! اگر نماز میں اس کی کمزوری ہے، سود کھاتا ہے، گالیاں دیتا ہے یا اور کسی گناہ میں ملوث ہے تو یہ بات لوگوں کو بتانے کی کیا ضرورت ہے! اس کام سے کیا حاصل ہوگا! انسان کو چاہیے کہ اپنی فکر کرے۔ اگر ایک انگلی دوسرے کی طرف اٹھاتا ہے تو تین انگلیاں اپنی طرف ہوتی ہیں کہ اپنے آپ کو دیکھ! خود کیسا ہے۔

معاف کرنے سے پہلے غیبت کرنا یا طعنہ دینا کیسا؟

سُوال: کسی کو اگر کہیں کہ فلاں مر گیا ہے، اب تو اسے معاف کر دو تو وہ پہلے سارا قصّہ سناتا ہے کہ اس نے میرے ساتھ یہ کیا تھا، یوں ہوا تھا وغیرہ، اس کے بعد کہتا ہے کہ چلو معاف کر دیتا ہوں۔ اسی طرح فوت شدہ شخص کے بیٹے کے ساتھ بیٹھا ہے تو کہے گا کہ ایک دن آپ کے والد کے ساتھ بیٹھا تھا، انہوں نے میرے ساتھ یوں یوں کیا تھا، لیکن چلو، مردے کو بُرائی کے ساتھ یاد نہیں کرنا چاہیے، اس لئے معاف کر دیتا ہوں۔ یوں ہی گھر کا کوئی فرد اِنتقال کر گیا تو اس طرح کہا جاتا ہے کہ ”تھا تو غصّے والا، گھر میں توڑ پھوڑ مچا کر رکھتا تھا، لیکن اب دنیا سے چلا گیا ہے، اب کیا اس کی بُرائی کرنا! معاف کر دیتے ہیں، اللہ بے چارے کی مغفرت کرے۔“ یہ ارشاد فرمائیے کہ معاف کرنے کا یہ انداز کیسا ہے؟(نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: یہ انداز بالکل نامناسب ہے اور صحیح نہیں، بلکہ یہ بند الفاظوں میں غیبت ہی ہے، بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ تہمت ہو، اس سے توبہ کرنی ہوگی۔ جب معاف کرنا ہے تو معاف کر دیا جائے، اس کی برائیاں ذکر کر کے غیبت کرنے یا تہمت لگانے کا گناہ کیوں سر لیا جائے، حالانکہ تہمت کا گناہ غیبت سے بھی زیادہ ہے۔[1] معاف کرنے کی ایسی صورت تو زندہ کے ساتھ بھی نہیں ہونی چاہیے کہ تو نے فلاں دن گالی تھی، مجھے بہت بُرا لگا تھا، چل معاف کر دیتا ہوں یا تو نے اس دن گھور کر دیکھا تھا، میرا موڈ خراب ہو گیا تھا، لیکن چل یار! معاف کر دیتا ہوں۔ یہ انداز معافی دینے کا نہیں، بلکہ طعنہ دینے کا ہے، اس لئے کسی کو طعنہ مت دیں، بلکہ معاف کر دیں۔ البتہ اگر کوئی سمجھ دار آدمی ہو جسے اس انداز سے معاف کرنے کی 100 فیصد نیّت یہ ہو کہ وہ آئندہ یہ غلطیاں نہ کرے اور اس کی اصلاح ہو جائے تو پھر یہ صورت ٹھیک ہے۔

1 ......تفسیر روح البیان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ: ۱۵، ۶/ ۱۲۷۔

میّت کی جھوٹی تعریف کے بجائے سچی تعریف کی جائے

یاد رہے! جہاں یہ ضروری ہے کہ میت کی برائی اور غیبت نہ کی جائے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ میت کی جھوٹی تعریف بھی نہ کی جائے، جیسے ہنستا تھا تو پھول جھڑتے تھے، بات کرتا تھا تو جی چاہتا تھا کہ بولتا ہی چلا جائے، کبھی کسی کا کچھ نہیں بگاڑا، ولی تھا ولی۔ یہ بات اتنی آسانی سے کہہ دی جاتی ہے جیسے ولایت تقسیم کرنا ہمارے ہاتھ میں ہو، بعض لوگ مرنے والے کو ولایت سے کم درجہ دیتے ہی نہیں ہیں، حالانکہ جسے ولی کہہ رہے ہوتے ہیں اس کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اسے فجر میں اٹھنا نصیب نہیں ہوتا تھا۔ لوگ جانے والے کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ جو بھی تعزیت کے لئے آتا ہے وہ تعریفوں کے پُل باندھ رہا ہوتا ہے، اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ سامنے والے کو سُن کر اچھا لگے۔ بندہ جہاں جہاں سچ بول رہا ہے وہ بھی رب کو پتا ہے اور جہاں جہاں جھوٹ بول رہا ہے وہ بھی اللہ کو معلوم ہے۔ جھوٹ بولنا گناہ کا کام ہے اور جھوٹ بولنے والے کی بارگاہِ الٰہی میں پکڑ بھی ہے۔ اگر مردے میں کوئی برائی تھی تو وہ بالکل نہ کی جائے، البتہ اگر واقعی کوئی اچھائی تھی تو اسے ذکر کرنے میں حرج نہیں۔ میّت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کرکے آواز سے رونا نوحہ کہلاتا ہے۔[1] اور نوحہ کرنے والوں کے احادیثِ مبارکہ میں عذابات بیان کئے گئے ہیں۔ عام طور پر نوحہ کرنے والی عورتیں ہوتی ہیں، اس لئے حدیثوں میں عورتوں کا ذکر ہے، لیکن اگر کوئی مرد نوحہ کرے گا تو اسے بھی عذاب ملے گا۔[2] نوحہ کرنے والی عورتوں کو ایک قسم کی دھات ”رانگ“ کا خارش والا لباس پہنا جائے گا جس میں آگ جلدی لگتی ہے۔[3] رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: نوحہ کرنے والیوں کی قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں بنائی جائیں گی، ایک صف جہنمیوں کی دائیں طرف، جبکہ دوسری بائیں طرف ہوگی، وہ جہنمیوں پر یوں بھونکتی رہیں گی جیسے کتے بھونکتے ہیں۔[4]

یوں ایسی عورتوں کا بہت بُرا حشر ہوگا۔

---

1 ...... بہار شریعت، ۱/۸۵۴، حصہ:۴۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/۵۰۳ ماخوذاً۔

3 ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/۵۰۳ ماخوذاً۔

4 ...... معجم اوسط، باب المیم، من اسمہ محمد، ۴/۶۶، حدیث: ۵۲۲۹۔

عورتوں میں نوحہ کرنے کا رَواج

ہمارے ہاں معاشرے نے کئی عورتوں کو نوحہ کرنے پر مجبور بھی کر دیا ہے، مثلاً کوئی عورت فوت ہوئی تو ظاہر ہے کہ اس کی بیٹی روئے گی، لیکن اگر اس عورت کی بہو کو رونا نہ آئے اور وہ چپ بیٹھی ہو تو بیٹیاں کہیں گی کہ ”میری ماں کے مرنے سے یہ چڑیل خوش ہوئی ہے، اس کی آنکھیں ذرا بھی نم نہیں ہوئیں، صرف آوازیں نکال رہی تھی، آنسو تو ایک بھی نہیں نکلا تھا۔“ اب میں یہ نہیں کہتا کہ بہو اس لئے نہیں رو رہی ہو گی کہ ساس نے اس کی ناک میں دم کر رکھا ہو گا، بلکہ ممکن ہے کہ اسے رونا ہی نہ آتا ہو، لیکن گھر والوں کی اسکینگ مشین دیکھ کر اسے بھی پھوٹ پھوٹ کر رونا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے کہ جب جب ساس بیمار ہوتی ہو تو بہو رونے کی پریکٹس کرتی ہو کہ انتقال ہونے کی صورت میں اگر رونا پڑ گیا تو کیا کروں گی! معاشرے میں یہ سب ہو رہا ہے۔ اسلامی بہنیں شاید میری باتیں سُن کر مسکرا رہی ہوں، لیکن یہ بھی سمجھ رہی ہوں گی کہ ہاں واقعی ہمارے گھر میں بھی ایسا ہوا تھا۔ جس اسلامی بہن نے بھی ایسا کیا ہو تو وہ جا کر اب کسی کو یہ نہ بتائے کہ میں جھوٹ موٹ کی روئی تھی، جو ہونا تھا ہو گیا، اب یہ بات کہیں گی تو مسائل کھڑے ہوں گے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ ہر گھر میں ایسا ہوتا ہے، میں جنرل بات کرتا ہوں۔ میری عمر بھی آپ کے سامنے ہے۔ میں نے گھاٹ گھاٹ کا پانی پیا ہے۔ محاورہ ہے کہ ”میرے بال نزلے کی وجہ سے سفید نہیں ہوئے، بلکہ تجربات کی بھٹّی میں سفید ہوئے ہیں۔“ جن کے ہاں بھی ایسا ہوتا ہے وہ میری باتیں سمجھ رہے ہوں گے۔ گھر والوں کو بھی پتا ہوتا ہے کہ کون کس طرح رو رہا ہے۔ کئی عورتوں کی تو رو رو کر آواز بیٹھ جاتی ہو گی۔ انتقال کے ایک مہینے بعد بھی کوئی عورت کہیں سے آتی ہے تو وہ اور گھر کی عورتیں مل کر خوب روتی ہیں۔ منہ پر دوپٹے کا پلّو بھی رکھ لیا جاتا ہے تاکہ کسی کو خشک آنکھیں نظر نہ آجائیں، بس خوب آوازیں نکالی جاتی ہیں۔ یہ سب بیداری میں دیکھے ہوئے معاملات ہیں۔ اللہ کریم آسانی عطا فرمائے۔ اگر کسی کو واقعی میّت پر رونا آرہا ہے اور خود بہ خود آنسو نکل رہے ہیں تو یہ میّت کے لئے رحمت ہے،[1] اس پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

---

1 ....مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عباس، ١/٥١١، حدیث: ٢١٢٧ ماخوذاً۔

میّت کے وُرثا کو قرض معاف کرنے کی خبر دینا

سُوال: اگر کسی کا میّت پر قرض تھا اور وہ قرض معاف کرنا چاہتا ہے تو کیا میّت کی اولاد کو بتائے کہ میں نے قرض معاف کر دیا ہے یا بغیر بتائے معاف کر دے؟(جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کا سُوال)

جواب: اگر اولاد کو پتا ہے کہ والد صاحب پر قرض تھا تو انہیں بتا دے کہ میں نے قرض معاف کر دیا ہے، لیکن اگر اولاد کو قرض ہونے کا معلوم ہی نہیں ہے تو پھر بتانے کی ضرورت نہیں ہے، ویسے ہی معاف کر دے، کیونکہ اللہ پاک تو جانتا ہے۔ اگر کسی کا میت پر قرض ہو تو وہ اس کی اولاد سے رجوع کر سکتا ہے، کیونکہ قرض ثابت ہونے کی صورت میں میت کے مال سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا، اس کے بعد وارثوں میں ترکہ تقسیم کیا جائے گا۔ ایسا نہیں کہہ سکتے کہ میرے باپ نے قرضہ لیا تھا، اسی سے واپس کیوں نہیں لیا تم نے! یہ مال تو اب ہمارا ہو گیا ہے، بلکہ قرضہ تو واپس کرنا ہی پڑے گا۔ ہم لوگ جنازوں میں یہ ترغیب دلاتے اور اعلان کرتے ہیں کہ مرنے والے پر جو حقوق باقی ہیں وہ معاف کر دیئے جائیں، اس طرح کافی لوگ اپنے کئی حقوق معاف کر دیتے ہیں اور یہ ایک اچھا اعلان ہے۔ ایسے لوگ بھی آپ کو ملیں گے جو میت کو اس لئے معاف نہیں کرتے کہ میرے پاس چونکہ نیکیاں نہیں ہیں تو قیامت میں اس سے نیکیاں لوں گا، یا قیامت کے دن اسے پکڑوں گا۔ اس نادان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ معاف کرنا خود بہت بڑی نیکی ہے۔ جو بندوں کو معاف کرتا ہے اللہ پاک اسے معاف کرے گا۔[1] جن دنوں میرے پاس مکتوبات آتے تھے ان میں یہ جملہ بھی میں نے پڑھا تھا کہ اگر الیاس قادری نے یہ مکتوب نہیں پڑھا یا مکتوب کا جواب نہیں دیا تو ہم قیامت کے دن پکڑیں گے۔ اللہ پاک ان لوگوں کو معاف کرے۔ میں تو قیامت کے دن کسی کو نہیں پکڑوں گا، پکڑوں گا تو صرف دامن مصطفےٰ پکڑوں گا، کیونکہ یہ پکڑنا کام آئے گا۔

دامن مصطفےٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا

---

1 ...... مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۲۴۳ ماخوذاً۔

شہنشاہِ سخن، برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:

ڈھونڈھا ہی کریں صدرِ قیامت کے سپاہی

وہ کس کے ملے جو ترے دامن میں چھپا ہو (ذوقِ نعت)

جب آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے دامن میں پناہ مل گئی تو کسی کو کیا پکڑنا! بلکہ اگر آقا کی نظرِ کرم سے کوئی مرتبہ مل گیا کہ جاؤ تم بھی لوگوں کو چھڑاؤ تو جو پکڑنے آئے گا اس کو بھی چھڑا لیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰه۔ شفاعتِ کبریٰ کا دروازہ سرکار صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کھولیں گے، اس کے بعد دوسروں کو شفاعت کرنے کی اِجازت ملے گی۔[1]

لوحِ محفوظ پر جوڑا لکھا ہے تو شادی ہو کر رہے گی!!

سُوال: ہم سات بہنیں ہیں، ہماری شادی نہیں ہو رہی، شاید کوئی بندش وغیرہ ہے، دعا کر دیجئے۔

(Facebook کے ذریعے سُوال)

جواب: اللہ پاک بے چاریوں پر رحم فرمائے اور انہیں اچھے اور نیک رشتے نصیب ہو جائیں۔ یہ واقعی بہت دکھی خاندان ہو گا اور ان کے والدین کو کافی ٹینشن ہو گی۔ ہمت رکھئے! لوحِ محفوظ پر اگر جوڑا لکھا ہے تو شادی ہو کر رہے گی۔ شریعت کے دائرے میں رہ کر کوشش جاری رکھئے! اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال رہی تو ضرور کام ہو گا۔ آج کل لڑکیاں زیادہ پیدا ہو رہی ہیں اور لڑکے کم پیدا ہو رہے ہیں۔ بعض خاندانوں میں مسائل بھی ہوتے ہیں جن کی وجہ سے رکاوٹیں بھی کھڑی ہوتی ہیں۔ اس طرف دھیان نہ دیجئے کہ خالہ نے یوں کروایا ہے یا ماموں نے ایسا کیا ہے یا پڑوسن ہم سے جلتی ہے وغیرہ۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ رَسولُ الله صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قوی مسلمان کمزور مسلمان سے اچھا ہے اور اللہ کو پیارا ہے۔ بھلائی سب میں ہے، اس پر حرص کرو جو تمہیں نفع دے اور اللہ سے مدد مانگو عاجز نہ ہو اور اگر تمہیں کچھ تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں وہ کام کر لیتا تو ایسا ہو جاتا، لیکن کہو کہ اللہ نے یہی مقدر کیا تھا اور جو اس نے چاہا کیا، کیونکہ "اگر مگر" شیطان کا کام کھولتا ہے۔"[2] اگر اللہ پاک چاہے تو سب بہنوں کے ایک ساتھ رشتے بھی

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۷۰، حصہ: ۱۔

2 ...... مسلم، کتاب القدر، باب فی الامر بالقوۃ وترک العجز، ص۱۰۹۸، حدیث: ۲۷۷۴۔

آسکتے ہیں اور ایک ساتھ شادیاں بھی ہو سکتی ہیں۔ وہ چاہے تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اللہ پاک سب کے نصیب اچھے کرے اور سب کی شریعت کے دائرے میں رہ کر دھوم دھام سے شادی ہو۔ جن گھروں میں بھی بیٹیاں شادی کے لئے بیٹھی ہیں وہ ہمت رکھیں اور صبر سے کام لیں۔ میں تین روحانی علاج عرض کرتا ہوں:

شادی کی رکاوٹ کے 3 روحانی علاج

(1) جن لڑکیوں کی شادی نہ ہوتی ہو یا منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو وہ نمازِ فجر کے بعد یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام 312 بار پڑھ کر اپنے لئے نیک رشتہ ملنے کی دعا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ جلد شادی ہو اور خاوند بھی نیک ملے (2) یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 143 بار لکھ کر تعویذ بنا کر کنوارا اپنے بازو میں باندھے یا گلے میں پہن لے، اِنْ شَآءَ اللہ اُس کی جلد شادی ہو جائے گی اور گھر بھی اچھا چلے گا (3) لڑکی یا لڑکے کے رشتے میں رکاوٹ ہو یا اس میں بندِش کا شبہ ہو تو روزانہ بعد نمازِ فجر باوُضو ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کے ساتھ سُوْرَۃُ التِّیْن 60 مرتبہ پڑھے۔ اِنْ شَآءَ اللہ چالیس دن کے اندر اندر کام ہو جائے گا۔[1]

خواب میں دودھ پینے کی تعبیر

سُوال: آپ میرے خواب میں تشریف لائے تھے اور مجھے دودھ پینے کا حکم فرمایا تھا۔ عرض یہ ہے کہ دودھ پینے کے فوائد بیان فرما دیجئے۔ (جامعۃ المدینہ کے ایک طالبِ علم کا Message کے ذریعے سوال)

جواب: جب میں خواب میں آیا تھا تو دودھ پینے کے فوائد بھی خواب میں ہی پوچھ لیتے!! دودھ ایسی طاقتور غذا ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے دودھ ہی دیا جاتا ہے، بلکہ ایسے بچے کو ”دودھ پیتا بچہ“ ہی کہا جاتا ہے۔ دودھ میں اتنی غذائیت ہوتی ہے کہ جب تک بچے کو دودھ ملتا رہتا ہے وہ تندرست رہتا ہے، لیکن جب اس کو دوسری چیزیں کھلانا شروع کرتے ہیں تو، مسائل شروع ہو جاتے ہیں۔ بہر حال دودھ کے بہت فوائد ہیں اور یہ اللہ پاک کی نعمت ہے۔ خواب میں دودھ پینے کی ایک تعبیر علمِ دین حاصل ہونے کی بھی ہے۔[2]

---

1 ...... مینڈک سوار بچھو، ص ۲۴۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۸/۱۴۴۔

(اس موقع پر مفتی حسان صاحب نے فرمایا:) ایک حدیثِ پاک میں نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا خواب بیان فرمایا ہے کہ ”مجھے خواب میں دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا تو میں نے اسے پیا اور اتنا پیا کہ میں نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے تری نکلتے ہوئے دیکھی، اس کے بعد بچا ہوا دودھ میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم نے اس کی تعبیر پوچھی تو فرمایا: علم۔“[1] یعنی دودھ کی تعبیر علم سے ہے کہ جس طرح دودھ جسم کو قوت دیتا ہے، اسی طرح علم ایمان کو قوت دیتا ہے۔

گائے کے دودھ میں شفا ہے

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) حدیثِ پاک میں ہے: ”گائے کا دودھ اِستِعمال کرو (یعنی پیا کرو)، کیونکہ یہ ہر درخت سے غذا حاصل کرتی ہے اور اس میں ہر بیماری سے شفا ہے۔“[2]

ہمارے ہاں پاکستان اور کراچی میں گائے کے دودھ کا اِستِعمال کم ہے، یعنی گائے کا دودھ کہہ کر بیچیں تو نہیں لیں گے، لیکن بھینس کا دودھ کہہ کر بیچیں گے تو خرید لیں گے، حالانکہ ہمارے ہاں جو دودھ گائے یا بھینس کا کہہ کر بیچا جارہا ہوتا ہے وہ گائے، بھینس اور بکری کا مکس دودھ ہوتا ہے، مزید اس دودھ میں اور بھی چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ گائے کا دودھ فائدہ مند ہوتا ہے، لیکن ہماری عوام اس کے بجائے دودھ کے نام پر کچھ کا کچھ پینا پسند کرتی ہے، حالانکہ بعض اوقات جسے دودھ کہہ کر بیچا جارہا ہوتا ہے وہ سرے سے دودھ ہی نہیں ہوتا، بلکہ مختلف کیمیکلز ڈال کر ایک سفید رنگ کا Liquid (یعنی مائع چیز) تیار کیا جاتا ہے جو چائے بھی بنا دیتا ہے اور ملائی بھی دے دیتا ہے، حالانکہ اس سے صحت کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ ہوسکے تو گائے کا خالص دودھ حاصل کرکے پئیں، اگر وہ پانی ملاتا ہوگا تو دودھ میں ہی ملاتا ہوگا اور پانی کے ساتھ ہی صحیح، لیکن کچھ نہ کچھ دودھ بھی پیٹ میں چلا جاتا ہوگا۔ البتہ جو لوگ دھوکا دے کر دودھ میں پانی ملا کر بیچتے ہیں انہیں اس سے بچنا ضروری ہے۔

دودھ پینے کی دعا

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: ”جب کوئی شخص دودھ پیئے تو کہے (یعنی یہ دُعا پڑھے): ”اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ“ (ترجمہ: اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں مزید عطا فرما)، کیونکہ

---

1 ...... بخاری، کتاب العلم، باب فضل العلم، ۱/۴۷، حدیث: ۸۲۔

2 ...... مستدرک، کتاب الطب، باب علیکم بألبان البقر، ۵/۵۷۵، حدیث: ۸۲۷۴۔

دودھ کے سوا ایسی کوئی چیز نہیں جو کھانے اور پانی دونوں کی جگہ کفایت کرے۔"[1] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "یعنی صرف دودھ میں وہ نعمت ہے جو بھوک وپیاس دونوں کو رفع (دُور) کرتا ہے، لہٰذا یہ غذا بھی ہے اور پانی بھی۔"[2] رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پینے کی چیزوں میں دودھ بہت پسند تھا۔[3] چنانچہ بخاری شریف میں ہے: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدیہ میں دودھ بھیجا گیا جسے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَصحابِ صفہ کو بھی پلایا اور خود بھی نوشِ جان فرمایا یعنی پیا۔[4]

دودھ کے چند فوائد

مکتبۃ المدینہ کے رسالے "دودھ پیتا مدنی منّا" میں "دودھ کے 47 مدنی پھول" لکھے ہیں، یہ رسالہ خرید کر پڑھیں، آپ کو دودھ کے بہت فائدے معلوم ہوں گے، چند فوائد عرض کرتا ہوں:

❁ ایک طبّی تحقیق کے مطابق دودھ پینے والوں کی عمریں زیادہ ہوتی ہیں ❁ دودھ کیلشیم (Calcium) سے بھرپور ہوتا ہے، یہ ہڈیوں کی بیماری، آنتوں کے کینسر اور ہیپاٹائٹس کو روکنے میں مدد کرتا ہے ❁ کم عمری میں چہرے وغیرہ پر جھریاں پڑ گئی ہوں تو روزانہ رات نیم گرم (Lukewarm) دودھ پئیں ❁ چہرے پر ہونے والے مسوں، داغ دھبوں اور کیل مہاسوں (یعنی جوانی کی پھنسیوں) کا علاج یہ ہے کہ سونے سے پہلے اپنے چہرے یا متاثرہ حصے پر قابلِ برداشت گرم دودھ سے مالش (Massage) کیجئے اور اُسی دودھ سے چہرہ دھوئیے، پھر آدھے گھنٹے بعد پانی سے چہرہ دھو لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہو جائے گا ❁ دودھ میں پانی ملا کر خشک خارش والی جگہ پر لگائیے، تھوڑی دیر کے بعد دھو ڈالئے، اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہو جائے گا ❁ تازہ دودھ کا جھاگ (Froth) ملنے سے بھی چہرے کے داغ دھبے وغیرہ دُور ہوتے ہیں۔[5]

---

1 ...... ابو داؤد، کتاب الاشربۃ، باب مایقول اذا شرب اللبن، ۳/۴۷۶، حدیث: ۳۷۳۰۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/۸۰۔

3 ...... اخلاق النبی و آدابہ، شربہ اللبن وقولہ فیہ، ص ۱۴۲، رقم: ۶۱۴۔

4 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم و اصحابہ، ۴/۲۳۴، حدیث: ۶۴۵۲۔

5 ...... دودھ پیتا مدنی منّا، ص ۳۵-۳۶۔

جب بھینسوں کا دودھ دوہا جاتا ہے تو دودھ جس برتن میں گرتا ہے اس میں اوپر جھاگ بنتا ہے جس طرح صابن کا جھاگ ہوتا ہے۔ پہلے جھاگ والا دودھ دکانوں پر ایک روپے سیر کے حساب سے ملتا تھا اور میں خرید کر لاتا تھا، ککری گراؤنڈ کے قریب لی مارکیٹ میں منڈی لگتی تھی وہاں سے دودھ اور بھی سستا جیسے 10 آنے، آٹھ آنے اور کبھی تو چھ آنے سیر کے حساب سے بھی مل جایا کرتا تھا، البتہ محرم الحرام کے دنوں میں دودھ مہنگا ہو جاتا تھا، کیونکہ لوگ شربت بنانے کے لئے دودھ خریدا کرتے تھے۔ پہلے اچھی کوالٹی کا دودھ مل جاتا تھا، لیکن اب سمجھ نہیں آتا کہ اچھا دودھ کہاں سے لائیں!

بزرگ کاریگروں کو فارغ کر دینا کیسا؟

سُوال: ہمارا لوہے کا کام ہے۔ جو کاریگر ابتدا سے ہمارے ساتھ ہیں انہیں کام کرتے کرتے کافی عرصہ ہو گیا ہے اور وہ بزرگی تک پہنچ گئے ہیں جس کی وجہ سے ان سے اب کام نہیں ہوتا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ نئے مزدور لے کر آئیں، تاکہ ہمیں صحیح کام مل سکے، لیکن پرانے کاریگروں کو چھوڑنے کا بھی ہمارا دل نہیں کرتا۔ اس معاملے میں اسلام ہماری کیا راہ نمائی کرتا ہے؟(شیخ فصیح الدین)

جواب: جو لوگ کام کرتے کرتے بزرگ ہو جاتے ہیں ان کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا چاہیے۔ اگر کوئی ادارہ وقف کے پیسوں سے چل رہا ہے تو اس کے اپنے مسائل ہیں، لیکن اگر کوئی پرائیویٹ ادارہ ہے تو اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ اس بزرگ نے اپنے دور میں بہت کما کر دیا تھا، یہ جان لڑا دیتا تھا، اب اگر اس سے محنت نہیں ہوتی تو اس کے لئے کسی ہلکے پھلکے کام کا انتظام کر لیا جائے اور تنخواہ میں بھی کمی نہ کی جائے۔ یہ میرا مشورہ ہے، اس پر عمل کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں ملیں گی۔ ہمیں نہیں پتا کہ کس کی بَرَکت سے اور کس کے صدقے میں ہمارا گھر اور کاروبار چل رہا ہوتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ ہم کسی ملازم کا ناحق دل کھائیں، اس کا حق دبائیں، اس پر ظلم کریں، اسے ڈانٹیں، جھاڑیں، گالیاں بکیں اور بالکل حقیر سمجھیں، جبکہ وہ بے چارہ چپ رہے اور دل مسوس کر رہ جائے تو ہمارا دیوالیہ نکل جائے۔ آج کل اس طرح کے مظالم عام ہو رہے ہوتے ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کس کا کیا مرتبہ ہے۔ ہمارے اخلاق اچھے ہونے چاہئیں۔ کبھی بھی کسی کو تکلیف مت دیجئے۔

فہرست

ماخذ ومراجع

قرآن مجید	کلام الٰہی	****
کتاب کا نام	**مصنف / مؤلف / متوفّٰی**	**مطبوعات**
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی بروسوی، متوفی ۱۱۲۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
بخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹ھ
مسلم	ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری نیسابوری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
ابو داؤد	امام ابو داود سلیمان بن الاشعث الازدی سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
نسائی	ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب بن علی خراسانی نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند الشامیین	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ۱۴۱۶ھ
معجم کبیر	ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
معجم اوسط	سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
مصنف عبد الرزاق	امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام بن نافع صنعانی، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مستدرک	محمد بن عبد اللہ ابو عبد اللہ حاکم نیسابوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت
جمع الجوامع	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
مشیخۃ الکبری	ابو بکر محمد بن عبد الباقی المعروف "قاضی المارستان" متوفی ۵۳۵ھ	دار عالم الفوائد
مرقاۃ المفاتیح	علی بن سلطان محمد ہروی حنفی ملا علی قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
نزہۃ القاری	علّامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	علامہ محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
اخلاق النبی وآدابہ	ابو محمد عبد اللہ بن محمد اصبہانی، متوفی ۳۶۹ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۸ھ
موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا	حافظ ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ۱۴۲۶ھ
شرح الصدور	ابو الفضل جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابو بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہل سنت گجرات ہند
سنی بہشتی زیور	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی، متوفی ۱۴۰۵ھ	فرید بک سٹال لاہور
مینڈک سوار بچھو	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
دودھ پیتا مدنی منا	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مدنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**غور و فکر**" کے ذریعے **مدنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مدنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مدنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net